البتہ تحقیق تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔(القران)

مسلسل اشاعت کے 17 سال

اپریل۔مئی 2022

ماہنامہ بالتحقیق

www.bitehqeeq.com

چیف ایڈیٹر: سیدرضا اللہ شاہ

جلد نمبر 18 شمارہ نمبر 2

رحمت اللہ
سی۔ای۔او سیالکوٹ ٹیکنالوجی پارک

ریحان یوسف
پریذیڈنٹ سیالکوٹ ٹیکنالوجی پارک

فیصل منظور
چیئرمین سیالکوٹ ٹیکنالوجی پارک

پروفیسر ڈاکٹر سعیدالحسن چشتی
وائس چانسلر یونیورسٹی آف سیالکوٹ

تصدق حسین چیمہ
ڈائریکٹر او۔آر۔آئی۔سی

سیدرضا اللہ شاہ نے جانشین پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر آفس ۱۶ فرسٹ فلور سیٹھی پلازہ سیالکوٹ سے شائع کیا۔

اداریہ

پچھلی دو دہائیوں میں ٹیکنالوجی کی وجہ سے دنیا میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔اس کا اثر نہ صرف بنی نوع انسان کے رہن سہن پر ہوا ہے بلکہ کاروباری طریقہ ہائے کار بھی کافی حد تک بدل کر رہ گیا ہے۔بہت سے کاموں میں انسان کی جگہ مشینوں نے لے لی ہیں۔جس سے نہ صرف کام کی رفتار بڑھتی ہے بلکہ جدت بھی آئی ہے۔اب کسی بھی صنعت کے لئے ممکن نہیں ہے۔کہ وہ نئی ٹیکنالوجی کو اپنائے بغیر اپنا سفر جاری رکھ سکے اور دور حاضر کے تقاضے پورے کر سکے۔سیالکوٹ کو یہ اعزاز حاصل رہا ہے کہ وہ پوری دُنیا میں اپنی مصنوعات برآمد کر کے پاکستان کے لئے ایک خاطر خواہ زرمبادلہ حاصل کر رہا ہے۔
یہاں پر زیادہ تر چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار ہیں۔سیالکوٹ کی کامیابی کی بڑی وجہ یہاں کی ہنرمند افرادی قوت رہی ہے بدلتے ہوئے دور میں سیالکوٹ کو اپنی صنعتی بقاء اور ترقی کے لئے جدید ٹیکنالوجی کو نہ صرف اپنانا ہے بلکہ ایک ایسا ماحول فراہم کرنا ہے جہاں پر دُنیا سے آگے نکل کر کچھ منفرد اور نیا کرنے کا شوق پیدا ہو سکے۔نئی ٹیکنالوجی کو اختیار کرنا اور نئی ٹیکنالوجی کو ایجاد کرنا بلاشبہ ایسے اقدامات ہیں جن میں بہت زیادہ وسائل اور وقت درکار ہے۔دُنیا بھر میں صنعت کے مسائل کو حل کرنے اور نئی ٹیکنالوجی کو سمجھنے اور ایجاد کرنے میں جامعات اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔جا معات کے پاس ماہرین ہوتے ہیں جن کا مختلف مضامین اور ان سے متعلقہ مسائل اور ایجادات کے حوالے سے قومی اور بین الاقوامی وسیع تر علم ہوتا ہے۔سیالکوٹ میں اب جامعات موجود ہیں۔انہیں سیالکوٹ کی صنعتی ترقی میں حصہ لینا چاہئیے۔خاص طور پر چھوٹی صنعتوں کی مدد کرنی چاہئیے جو انفرادی طور و پر یہ صلاحیت نہیں رکھتیں کہ وہ تیزی سے بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی کا مقابلہ کر سکیں۔صنعتی اداروں جامعات اور حکومت کو مل کر کام کرنا چاہئیے تا کہ سیالکوٹ دنیا میں اپنا صنعتی مقام قائم رکھ سکے۔اس سلسلے میں یونیورسٹی آف سیالکوٹ نے ٹیکنالوجی پارک کے نام سے ایک منصوبے کا آغاز کیا ہے جو بلاشبہ ایک مثبت اور قابل تحسین قدم ہے۔اس منصوبے کا مقصد صنعتی اداروں کو جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کرانا ہے اور ماہرین کی زیرنگرانی ان کے مسائل کو جدید طریقوں کے مطابق حل کرنا ہے۔اس منصوبے کی کامیابی لئے سیالکوٹ چیمبر آف کامرس اور تمام ایسوسی ایشنز کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئیے۔تا کہ سیالکوٹ کی انڈسٹری اس منصوبے سے مفید ہو سکے۔

خیر اندیش
سید رضا اللہ شاہ
چیف ایڈیٹر ماہنامہ بالتحقیق

فرمان الٰہی

موت

ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے،اور تمہارے اجر پورے کے پورے تو قیامت کے دن ہی دیئے جائیں گے، پس جو کوئی دوزخ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ واقعتہ۔ کامیاب ہو گیا، اور دنیا کی زندگی دھوکے کے مال کے سوا کچھ بھی نہیں

سورۃ ال عمران ۳

فرمان رسول ﷺ

حضرت محمد ﷺ خاتم النبین نے فرمایا

اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

(بخاری و مسلم)

قائداعظم محمد علی جناح کا فرمان ہے

علم تلوار سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔
اس لئے علم کو اپنے ملک میں بڑھائیں
کوئی آپ کو شکست نہیں دے سکتا۔

قائداعظم محمد علی جناح

کلام اقبال

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال

اقوال زریں

انسان دوسرے انسان کو جو سب سے بڑا تحفہ عطا کر سکتا ہے وہ وقت ہے اس سے قیمتی تحفہ انسان، انسان کو نہیں دے سکتا۔

اشفاق احمد

Track International

Training Courses:-

1. ISO 9001:2015
2. ISO 13485:2016
3. ISO 22000: 2018
4. ISO14001:2015
5. ISO 45001:2018
6. ISO 31000
7. GREEN PRODUCTIVITY
8. SEDEX

Track International
Contact: TRACK INTERNATIONAL
Cell No.: 0321-6143574
Email Id: trackintl@gmail.com

کچھ یادیں کچھ باتیں

امان اللہ علوی
ہیڈ آف ایویشن ڈیپارٹمنٹ، یونیورسٹی آف سیالکوٹ

طلباء اور رفقائے کار میں یکساں مقبولیت کے حامل انتہائی پروقار اور نفیس شخصیت کے مالک امان اللہ علوی صاحب کہ ہم بہت شکرگزار ہیں کہ اُنہوں نے بالتحقیق کی ٹیم کو انٹرویو لینے کا موقع فراہم کیا۔

امان اللہ علوی صاحب یونیورسٹی آف سیالکوٹ میں ایوی ایشن ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ ہیں۔ یہ انٹرویو بلاشبہ نوجوان نسل کے لئے مشعل راہ ہے۔ ان سے گفتگو کر کے اندازہ ہوا کہ تجربے اور مشاہدے میں گندھی شخصیت محنت، ایمانداری اور بردباری سے کس طرح کامیابیوں کی منزلیں طے کرتی چلی جاتی ہے۔

بالتحقیق: اپنے بچپن اور ابتدائی زندگی کے بارے میں کچھ بتائیے؟

میرا تعلق ایک متوسط گھرانے سے تھا۔ والد صاحب محکمہ انہار میں سب انجینئر تھے۔ محکمہ انہار کے ملازمین کو شہروں سے دور بنگلوں میں رہنا پڑتا تھا لہذا کہہ سکتے ہیں کہ میری ابتدائی تعلیم عام لوگوں کی طرح ٹاٹ والے سکولوں سے ہوئی ۔سرکاری ملازم کی ایک جگہ پر تعیناتی مدت تقریباً تین سال تک کی ہوتی ہے۔ لہذا والد صاحب کی ٹرانسفر کی وجہ سے میرا اسکول بھی ہر تین سال کے بعد تبدیل ہو جایا کرتا تھا۔ کچھ عرصے تک یہ سلسلہ چلتا رہا جب ہم بڑی کلاسز میں پہنچے تو والد صاحب نے جڑانوالہ میں ہمارے مستقل رہنے کا بندوبست کر دیا۔ سو جڑانوالہ ہی سے میں نے آٹھویں جماعت سے لیکر بی۔ ایس۔ سی تک تعلیم حاصل کی۔

بچپن سے ہی میرا زیادہ رجحان ہم نصابی سرگرمیوں کی طرف تھا۔ ذہین تھا ۔ایک دفعہ جس سبق کو پڑھ لیتا از بر ہو جاتا۔ لہذا یہ زعم ہو گیا تھا کہ محنت کرنے کی کیا ضرورت ہے جب امتحان ہوگا ایک نظر دیکھ لوں گا۔ ہمیشہ کھیل کود کی طرف ہی دھیان رہتا۔

والد صاحب کا ارادہ تھا کہ میں انجینئر بنوں۔ شومئی قسمت میرے ایف سی میں کم نمبر آئے اور میرا انجینئرنگ یونیورسٹی میں داخلہ نہ ہو سکا۔ مجھے اور میرے والد صاحب کو اس بات کا بہت دکھ ہوا۔ مگر اس واقعے نے میری زندگی کا رخ موڑ دیا۔ میرے اندر یہ احساس جاگزیں ہو گیا کہ کامیابی حاصل کرنے کے لیئے ذہین ہونا کافی نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیئے محنت اور نصب العین پر فوکس رہنا بہت اہم ہوتا ہے۔ اس احساس کے بعد میں نے بی۔ ایس۔ سی اور ایم ۔ایس۔ سی میں سخت محنت کی اللہ کی مدد بھی میرے شامل حال رہی۔۔ کیونکہ اللہ بھی اسی کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتا ہے۔ اور یوں میں نے دونوں ڈگریاں امتیازی حیثیت سے پاس کر لیں۔

پڑھائی سے فارغ ہونے کے بعد میں نے ملازمت کیلئے کئی جگہوں پر درخواستیں دیں۔ کئی جگہ سے امید افزا پیغامات بھی ملنے شروع ہو گئے۔ ابھی میں ان کے بارے میں غور ہی کر رہا تھا کہ اتفاق سے سول ایشن سے بھی اپوئنٹ منٹ لیٹر آ گیا۔ سول ایوی ایشن نے گریڈ سترہ کی مروجہ تنخواہ سے دوگنی تنخواہ آفر کی۔ لہذا میں نے سول ایوی ایشن کو جوائن کر لیا۔

بالتحقیق: عملی زندگی کا آغاز کیسے کیا؟ اور کونسی چیز تھی جس کی وجہ سے آپ کو کامیابی ملی؟

عملی زندگی کا آغاز میں نے سول ایوی ایشن اتھارٹی سے کیا۔ اس نوکری کے لیئے ابتدائی تربیت کی ضرورت تھی لہذا محکمے نے مجھے حیدرآباد میں واقع سول ایوی ایشن کی اکیڈیمی میں بھیج دیا۔ اس اکیڈیمی سے میں نے آٹھ سے دس ماہ کی تربیت حاصل کی۔ وہاں مجھے ایسی چیزیں سیکھنے کو ملیں جس کا پہلے تجربہ نہیں تھا۔ سو وہ زمانہ سیکھنے کے لحاظ سے بہت پر لطف رہا۔

چونکہ ایف۔ ایس۔ سی کے بعد یہ احساس ہو گیا تھا کہ کامیابی محنت سے مشروط ہے۔ ایک شاعر نے اس احساس کو یوں بیان کیا ہے۔ کہ

احساس مر نہ جائے تو انسان کے لیئے
کافی ہے اک راہ کی ٹھوکر لگی ہوئی

اسی احساس کے زیر نگیں اکیڈمی میں بھی جم کر محنت کی۔۔ مزے کی بات یہ کہ اس تربیتی ادارے میں ہمارے ساتھ ملکی اور غیر ملکی بھی تربیت حاصل کر رہے تھے ۔مگر میں نے اپنی کلاس میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو ہمیشہ بڑے ایئر پورٹس پر تعینات کیا جاتا ہے۔۔ سو مجھے کراچی ایئر پورٹ پر ائیر کنٹرولر آفیسر کے طور پر ملازمت دے دی گئی۔

میں نے بحیثیت ایئر ٹریفک کنٹرولر مختلف مقامات پر تقریباً سولہ سال تک کام کیا اور بعد ازاں سکروٹنی اور امتحانات کے لیے بھی کام کیا۔ کنٹرولر کے عہدے پر ترقی کرتے کرتے ایئر پورٹ مینیجر بن گیا۔ بطور مینیجر میں نے فیصل آباد ائیر پورٹ پر تین سال کام کیا۔ اس کے علاوہ لاہور ایئر پورٹ پر بھی کام کیا۔ اور یوں میری آخری پوسٹنگ اسلام آباد میں ہوئی جہاں سے میں بطور ائیر پورٹ مینیجر ریٹائرڈ ہوا۔ عمومی طور پر دارالحکومت کے ائیر پورٹ پر بہت ہی خاص اور تجربہ کار افسران کو تعینات کیا جاتا ہے کیونکہ یہ ایک بڑا اور حساس ائیر پورٹ ہے۔ بطور ائیر پورٹ مینیجر اسلام آباد ائیر پورٹ پر کام بہت مشکل تھا مگر الحمدللہ میں باعزت طریقے سے کامیابی کے ساتھ وہاں سے ریٹائر ہو۔

بالتحقیق: زندگی میں کامیابی کیلئے کن لوگوں کا تعاون اور راہنمائی حاصل کی؟

اگر ابتدائی تعلیم کا دیکھا جائے تو اس میں والدہ کا بڑا ہاتھ رہا۔ اگرچہ وہ ان پڑھ تھیں اور صرف قرآن پاک کی تعلیم حاصل کر رکھی تھی۔ مگر وہ تعلیم کی اہمیت سے بہت اچھی طرح آگاہ تھیں۔ پھر میں نے اپنی نوکری کے دوران اپنے تجربے سے بھی بہت کچھ سیکھا۔ میں اپنے خدا کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے کیونکہ اللہ نے مجھے بہت ساری صلاحیتوں سے نوازا ہے اللہ نے جو ذمہ داری بھی دی اسے پوری ایمانداری سے نبھایا۔ یہی وجہ ہے کہ سول ایوی ایشن میں مجھے ہمیشہ بہترین جگہ پر تعینات کیا گیا۔ اور بہت عزت ملی۔

بالتحقیق: وہ کونسی اقدار ہیں جو پہلے معاشرے میں موجود تھیں مگر اب معدوم ہوتی جا رہی ہیں اور اُن کو زندہ رکھنا ضروری ہے؟

معاشرے میں بہت سی تبدیلیاں آئیں ہیں۔ اور آنی بھی چاہیئے کیونکہ کائنات جامد یا ساقط نہیں ہر چیز بدلتی رہتی ہے

بقول اقبال

سکون محال ہے قدرت کے کارخانے میں
ثبات اک تغیر کو ہے زمانے میں

۔مگر ہمارے ہاں مثبت کی بجائے منفی رجحانات کو زیادہ فروغ ملا ہے۔ مثلاً بچپن میں خاندان یا ہمسائیوں میں کوئی بھی بزرگ بچوں کی رہنمائی کرنا فرض سمجھتے تھے ۔اور بچے اور بچوں کے والدین بھی بزرگوں کی اس ادا کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اس بات کو اہمیت نہیں دی جاتی تھی کہ بچہ کس کا ہے۔ بزرگ غلطی پر ٹوکتے تھے نصیحت کی بات بتاتے تھے۔ مگر اب ایسا نہیں ہے۔ بہت کچھ بدل گیا ہے اب تو سگے بہن، بھائی کے بچوں کو بھی نہیں سمجھایا جا سکتا۔ محلے کا بچہ بغیر لائسنس کے موٹر سائیکل چلائے، منشیات کا استعمال کرے۔۔ کسی کی بھی جرأت نہیں ہوتی کہ اسے منع کر سکے۔ اسی لیئے جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے اور انسان انسان سے دور ہوتا جا رہا ہے۔

بالتحقیق: آج کی نوجوان نسل کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

آج کی نوجوان نسل مختصر راستے (Short Cut) اور خودکاری (Automotion) پر یقین رکھتی ہے۔ مگر وہ یہ بات دل سے نکال دیں کہ ایسا کرنے سے وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ ہر کام میں محنت شرط اول ہے اور محنت کبھی ضائع نہیں جاتی کہیں نہ کہیں کام ضرور آ جاتی ہے۔

ہماری جماعت میں ایک سندھی لڑکا تھا۔ سب جانتے ہیں کہ سندھ میں تعلیم کا معیار اعلیٰ نہیں ہے۔ مگر وہ سندھی لڑکا بہت متاثر کن، سمجھدار، محنتی اور فہم والا تھا ۔۔غور کرنے پر معلوم ہوا کہ اس نے دو دفعہ سی۔ ایس۔ ایس کا امتحان دیا تھا مگر کامیابی حاصل نہ کر سکا۔ قابل غور بات یہ ہے کہ اس نے ہمت نہیں ہاری اور نہ ہی وہ مایوس ہوا بلکہ یہ محنت ہی کی عادت تھی جو سول ایوی ایشن میں اس کے کام آئی اور اسے نمایاں کامیابی سے ہمکنار کیا۔ اگر ہم ترقی یافتہ قوموں کی زندگی کا مطالعہ کریں تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ انہوں نے جتنی بھی ترقی کی وہ سب ان کی محنت کا نتیجہ ہے۔ ترقی کرنے کے بعد بھی وہ کبھی تساہل کا شکار نہیں ہوئے۔ اور ہمیشہ محنت ان کی گھٹی میں موجود رہتی ہے۔ مجھے زندگی میں بہت سے ایسے لوگ بھی ملے۔ جن کو بیک وقت کئی نوکریوں کی آفر تھی۔ اور وہ سوچ رہے ہوتے تھے کہ کونسی نوکری کا انتخاب کریں۔ مگر آجکل ایسا نہیں ہے۔ آج کی نسل نوکریوں کی تلاش میں بھٹکتی پھر رہی ہے اور نوکریاں دینے والے بھی پریشان ہیں۔ کہ نوجوانوں کو محنت کی عادت نہیں رہی۔

بالتحقیق
Join Us:
Visit Our Website
www.bitehqeeq.com
Join us as a Volunteer Researcher
Monthly
Biltehqeeq

ماحول دوست رویے

ڈاکٹر عدنان بٹ
اسسٹنٹ پروفیسر، بحریہ یونیورسٹی

جیسا کہ پچھلے آرٹیکل میں یہ ذکر کیا گیا تھا کہ موجودہ دور میں ماحولیاتی آلودگی دنیا کا اہم ترین مسلئہ بن چکا ہے اور اس دنیا کی بقا کے لیے ضروری ہے کہ بنی نوع انسان اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے مثبت رویہ اختیار کریں۔ اس آرٹیکل میں مختلف ماحول دوست رویوں (Proenvironmental Behaviours) کے بارے میں بات کی جائے گی جن کو اپنا کر آپ اس گلوبل چیلنج سے نمٹنے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

1) ماحول دوست اشیاء کی خریداری:۔ (Buying Green Products)

اس وقت دنیا میں تیزی سے ایسی اشیاء ایجاد کی جا رہی ہیں جو ماحول دوست گردانی جاتی ہیں۔ مختلف کمپنیاں ریسرچ کے ذریع مستقل اپنی اشیاء کو بہتر بنانے میں لگی ہوئی ہیں۔ اور بھرپور کوشش کر رہی ہیں کہ اگلی بنائی ہوئی پراڈکٹس ماحول کو کم سے کم نقصان پہنچائیں۔ مندرجہ دیل خصوصیات کی حامل اشیاء کو ہم (Green Products) ماحول دوست اشیاء کہہ سکتے ہیں۔

1 جو Bio-degradable ہوں۔
2 جو Recycleable ہوں۔
3 جو Recycle Material سے بنی ہوں۔
4 جو Energy Efficient ہوں۔
5 جو Natural Resources کو کم سے کم استعمال کرتی ہوں۔

مثلا Electri Cars/Hybrid, LED Blubs, Solar Energy ,A/C,Envertors. وغیرہ۔

اگر بطور صارف ہم Green Products کا استعمال شروع کر دیں اور اسے غیر ماحول دوست اشیاء پر فوقیت دیں تو یقیناً یہ ایک ماحول دوست رویہ ہوگا۔ جب ہم ترقی یافتہ ممالک کی طرف دیکھتے ہیں تو وہاں کے لوگ Green Products کے بارے میں بہت مثبت رویہ رکھتے ہیں اور اپنی زندگی میں عموی طور پر Green Products کو عام پراڈکٹس پر فوقیت دیتے ہیں۔ دنیا کی ہر پراڈکٹ کی ایک Environmental Cost بھی ہوتی ہے جو چیز خریدتے وقت اس Environmetal Cost کو ذہن میں رکھنا چاہیے اور جب ہم تقابلی جائزے میں Economic Cost کے ساتھ Environmental Cost کو بھی مدنظر رکھیں گے۔ تو ہمیں Green Products بہت مناسب معلوم ہونے لگیں۔ اسی طرح پلاسٹک اشیاء کا کم سے کم استعمال بھی ایک ماحول دوست رویہ ہے کیونکہ پلاسٹک بلاشبہ ماحول کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔

2 Recycling:۔

Recycling ایک بہت اہم ماحول دوست رویہ ہے جیسے اپنا کر ہم ایک ماحول دوست شہری اور صارف ہونے کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ اپنی استعمال شدہ اشیاء کو Waste میں پھینکنے کے بجائے اگر ہم اسے Recycle کر لیں۔

تو ماحولیاتی آلودگی کم کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے کچن کے Waste کو Recycle کر کے کھاد بنا سکتے ہیں۔ پرانی پلاسٹک کی اشیاء/بوتلوں کو Recycle کر کے ہم نئی اشیاء بنانے میں استعمال کر سکتے ہیں ترقی یافتہ ممالک میں شہری Recycling کے ذریعے اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

3 قدرتی وسائل کا تحفظ:۔ Conservation of Natural Resources

قدرتی وسائل میں پانی، آئل، مٹی، گیس اور دیگر معدنیات آتی ہیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ہم قدرتی وسائل کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں۔ مثلا جب ہم واش روم میں منہ دھوتے ہوئے یا نہاتے ہوئے ہم پانی کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں جو انتہائی نا مناسب بات ہے۔ چنانچہ جب بھی منہ دھوئیں یا نہائیں پانی کم سے کم استعمال کریں، صابن لگاتے وقت نل بند رکھیں۔ بظاہر یہ ایک چھوٹا سا عمل ہے لیکن

اگر ایک انسان یہ عمل اپنا کر 1/2 لیٹر پانی بچالے تو 22 کروڑ عوام روزانہ 11 کروڑ لیٹر پانی روز بچا سکتی ہے۔ جو پاکستان جیسے ملک کے لیے ایک نعمت سے کم نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ بجلی کے استعمال میں بھی احتیاط لازم ہے۔ جب بھی کمرے / آفس سے باہر جائیں تو لائٹ / پنکھے / AC بند کر دیں۔ کیونکہ جو بجلی آپ دن میں آفس میں بچائیں گے تو اورات کو آپ آپ کے گھر میں میسر ہو سکتی ہے۔

4 A/C چلاتے ہوئے روم ٹمپریچر 26 C پر رکھیں۔ یاد رکھیں پاکستان (Energy) انرجی کی کمی کا شکار ہے اور ہم سب مل کر ہی اس (Energy Crises) کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور اپنے معاشرے کے ترقی میں اہم کردار ادا کریں۔

بالتحقیق
Join Us:
Visit Our Website
www.bitehqeed.com
Join us as a Volunteer Researcher

☆ پائیدار ترقی کے لئے ماحول دوست اقدامات کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے

تحریر: عبد المنان چیمہ
(ریسرچ سکالر، سرگودھا یونیورسٹی)

پائیدار ترقی کی اصطلاح سب سے پہلے ۱۹۸۳ء میں اقوامِ متحدہ کی ایک کانفرنس "ماحول اور ترقی" میں متعارف ہوئی۔ موجودہ دور میں سماجی و معاشی انصاف کی فراہمی اور ماحولیاتی بگاڑ پیدا کئے بغیر لوگوں کا معیارِ زندگی بلند کرنا پائیدار ترقی کے اہم ترین مقاصد ہیں۔ ماحولیاتی سہولیات مہیا کئے بغیر پائیدار ترقی کا خواب کبھی بھی پورا نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے پائیدار ترقی اور تحفظِ ماحول کے حوالے سے متعدد عالمی ماحولیاتی کانفرنسز منعقد ہو چکی ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی کی ترقی نے سہولیاتِ زندگی کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی بحران پیدا کر دیا ہے جو ہر گزرتے دن کے ساتھ انسانی حیات و بقا کے لئے مسائل کھڑے کر رہا ہے۔ موجودہ دور کا انسان مادی آسائش و سہولت کے لئے اپنی حدود و قیود سے تجاوز کر رہا ہے۔ مادی ترقی و خوشحالی کے نام پر انڈسٹریز لگائی جاتی ہیں لیکن ماحولیاتی سہولیات کو یکسر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ صنعتی فضلہ ٹھکانے لگانے کا مناسب بندوبست نہیں کیا جاتا، ٹریٹمنٹ فلٹر نہیں لگائے جاتے۔ پاکستان میں کم و بیش ۷ ہزار کارخانے ہیں جن میں سے ۱۴ ہزار ماحولیاتی آلودگی کا باعث بن رہے ہیں۔ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے مطابق ۹۰ فیصد امراض کی وجہ ماحول کی آلودگی ہے۔ "پاکستان سوسائٹی آف نیورولوجی" کے مطابق پوری دنیا میں ماحولیاتی آلودگی سے سالانہ ۹ ملین افراد موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ آلودہ ماحول کی بدولت سانس کی بیماریوں، دمہ، بلڈ پریشر، ہیپاٹائٹس، امراضِ چشم اور الرجی جیسی متعدد مہلک بیماریاں عام ہو رہی ہیں۔ اس لئے گنجان آباد علاقوں میں ماحولیاتی سہولیات کے بغیر صنعتی یونٹس لگانا مجرمانہ فعل ہے۔ اگر صنعتی ترقی کے نام پر ٹریٹمنٹ پلانٹس انسٹال کئے بغیر صنعتوں کا جال یونہی پھیلتا رہا تو عام انسان سانس لینے کے لئے کہاں جائے گا؟ کیا موجودہ کارخانہ دار اور سرمایہ دار طبقہ آئندہ نسلوں کو منرل واٹر کی طرح آکسیجن کے سلنڈر اٹھانے پر مجبور کرنا چاہتا ہے؟ نام نہاد ترقی و خوشحالی کی آڑ میں حفظانِ صحت کے اصولوں اور آلودگی کے مہلک اثرات کو نظر انداز کر دینا انتہائی پریشان کن ہے۔ ایسی بے حس ترقی کو کسی بھی صورت میں پائیدار ترقی قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اقوامِ متحدہ کے پائیدار ترقی کے ۱۷ اہداف میں ماحولیاتی دوست اقدامات بھی شامل کئے گئے ہیں۔ ماحولیاتی آلودگی اور پائیدار ترقی کے اہداف پر بحث و مباحثہ کے لئے اقوام متحدہ کے زیر اہتمام عالمی ماحولیاتی کانفرنسز منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ ماضی قریب میں سکاٹ لینڈ کے شہر گلاسگو میں منعقد ہونے والی عالمی ماحولیاتی کانفرنس کوپ (۲۶) ۳۱ اکتوبر سے ۱۲ نومبر ۲۰۲۱ء تک جاری رہی۔ دنیا بھر سے ماحولیاتی تحفظ پر غور و فکر کرنے کے لئے دنیا بھر سے کثیر تعداد میں ماحولیاتی ماہرین نے شرکت کی۔ ۱۲۰ ممالک کے نمائندے کانفرنس میں شریک ہوئے اور عالمی ماحولیاتی معاہدے پر دستخط کئے۔ اس کانفرنس میں پاکستان نے بھی شرکت کی اور اپنے ملک میں ماحولیاتی آلودگی کا سدباب کرنے کے لئے ماحول دوست اقدامات کرنے کا یقین دلایا۔ پاکستان میں ماحولیاتی تحفظ ایکٹ ۱۹۹۷ پر عمل درآمد کروانے سے آلودگی پر قابو پانے میں کسی حد تک مدد مل سکتی ہے۔

☆ صارف کے اخلاقی رویہ اور برانڈ کے پائیدار ترقی کے حوالے سے اقدامات

سید رضا اللہ شاہ
(ریسرچ سکالر، یونیورسٹی آف سیالکوٹ)

اس تحقیقی مقالہ میں صارف کے اخلاقی رویے کا اثر کسی بھی برانڈ کے پائیدار ترقی کے حوالے سے اقدامات پر کو دیکھا گیا ہے۔ ان اقدامات کا صارف کس طرح ادراک کرتا ہے۔ مزید براں ان اقدامات کا صارف کے ذہن میں برانڈ کا تصور اس کے ساتھ لگاؤ اور برانڈ کے بارے میں اس کے خیالات کے اظہار کو بھی دیکھا گیا ہے۔ مجوزہ مفروضات کو پرکھنے کے لئے مقداری طریقہ ھائے کار تحقیق کو اپنایا گیا۔ ایک مسدودالطرف سوالنامہ تشکیل دیا گیا۔ غیر امکانی طریقہ کار کے ذریعے نمونے کا انتخاب کیا گیا اور معلومات اکھٹی کی گئیں چھ سو افراد کو سوالنامے ارسال کئے گئے۔ دو سو تیرا لوگوں نے مکمل طور پر جوابات دئے۔ موصول شدہ جوابات کا تجزیہ کیا گیا کو تمام مفروضات درست ثابت ہوئے۔ اس تحقیق سے یہ بات واضح طور پر سامنے آئی کہ صارف کا پائیدار ترقی کے حوالے سے مثبت کردار برانڈز کو پائیدار ترقی کے حوالے سے اقدامات پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اور صارف ان اقدامات کی وجہ سے برانڈ کو اہمیت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کا تعلق برانڈ کے ساتھ نہ صرف مضبوط ہو جاتا ہے بلکہ وہ برانڈ کے بارے میں اپنے مثبت خیالات کا اظہار بھی کرتا ہے۔

THE KNOWLEDGE SCHOOL
IQBAL CAMPUS

THE KNOWLEDGE SCHOOL
IQBAL CAMPUS
Daska Road Opposite Punjab College Haji Pura Sialkot. Phone 052-3574545

سوال: آپ اپنے ادارے میں تحقیقی نظام کی اصلاح کے لئے کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

ایاز قیصر
ڈائریکٹر سٹوڈنٹس افیئرز یونیورسٹی آف سیالکوٹ

تحقیقی نظام کا رائج کسی بھی قوم کی سربلندی کے لئے اتنا ہی اہم ہے کہ جتنا زندہ رہنے کو پانی اور خوارک۔ جہاں ایک قوم کے حصول علم پر زور دیا جاتا ہے اس سے کہیں زیادہ ضروری ہے کہ تحقیقی نظام کو بھی عملی جامہ پہنایا جائے۔ ہر ادارے میں طلباء و طالبات کو تحقیقی تعلیم سے بہرہ ور کیا جائے۔ بنا علم التحقیق نظریات کو علم التحقیق کی بنیاد پر رد کر دیا گیا۔ جیسا کہ اسلام از خود اور سائنس بھی تحقیق پر ذور دیتے ہیں۔عملی جامہ سیالکوٹ ایک اعلیٰ تعلیمی ادارہ ہے اور یہ اپنے طلبہ کے حصول علم کو بہتر بنانے کے لئے علم التحقیق پر توجہ دے رہا ہے۔
علم التحقیق کے نظام کی اصلاح کے لئے جو اقدامات عمل میں لائے جا رہے ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

1 سیمینار کا انعقاد کیا جاتا ہے۔
2 . پی-ایچ-ڈی (ریسرچرز) کے ساتھ طلبہ کی نشستوں کو عام کیا جا رہا ہے۔
3 سمیسٹر پراجیکٹس ریسرچ کی بنیاد پر عمل میں لائے جا رہے ہیں۔
4 طلبہ کے لئے علمی دوروں کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔
5 لیبارٹری کو جدید طرز کی بنیاد پر منظم کیا جا رہا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر فرحت علوی
(سرگودھا یونیورسٹی)

انٹر نیشنل ایسوسی ایشن آف یونیورسٹیز کے مطابق پاکستان دنیا بھر میں جامعات کی تعداد کے اعتبار سے ۲۰ویں نمبر پر ہے۔ ملک میں معیاری تحقیق کا فقدان پایا جاتا ہے۔ پاکستان کی اکثر و بیشتر جامعات میں ڈگری کے حصول کے لئے علم و تحقیق کے نام پر خانہ پری کی جاتی ہے۔ سکالرز کے اس طرزِ تحقیق سے معاشرے کو حقیقی فائدہ نہیں ہو پا رہا۔کسی بھی ملک میں تحقیق کو ترقی و خوشحالی کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔ ترقی یافتہ اقوام کی کامیابی کا اصل محرک وہاں پر علم و تحقیق کا معیاری ہونا ہے۔ پاکستانی قوم میں تحقیقی و تخلیقی صلاحیتوں کی کمی نہیں ہے۔ اصل مسئلہ قوم کو معیاری تحقیقی سرگرمیاں سرانجام دینے کے لئے پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے۔
تحقیقی کام کا مقصد محض ڈگریوں کا حصول نہیں ہونا چاہیے بلکہ کار آمد اور جان دار تحقیق کام وہی ہوتا ہے جس سے معاشرے کو تعمیری انداز میں فائدہ ہو۔ محققین کو اپنی تحقیق میں معاشرے کی فلاح و بہبود کو خصوصی و مرکزی اہمیت دینی چاہئے۔ موجودہ مسائل اور صنعتی انقلاب کی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے تحقیقی کام پیش کرنا چاہئے۔ بین الاقوامی اور قومی سطح پر ریسرچ سنٹرز کو آپس میں باہمی اشتراک بڑھانا چاہئے۔ معیاری تحقیق کے فروغ کیلئے جامعات کو اپنی آن لائن صلاحیتوں کو مزید بہتر بنانا چاہئے۔ جامعات میں تحقیق کے معیار کو بہتر بنانے کیلئے تمام ضروری واصلاحی اقدامات کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔

محمد رمضان
سینئر لیکچرار یونیورسٹی آف سیالکوٹ

تحقیق میں اکثر مکمل شفافیت اور تولیدی صلاحت کا فقدان ہوتا ہے، اور ناقص تحقیقی طریقوں کو عوام نے تیزی سے اٹھایا ہے۔ جس سے تعلیمی اداروں میں اعتماد کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ کھلی تحقیق مکمل شفافیت کے ساتھ کے جانے والی تحقیق ہے، اس کے ڈیزائن، طریقوں اور آؤٹ پُٹ کے ابلاغ میں۔ تحقیقی طریقے جو "کھلے" میں تحقیقی معیار اور دیانت کو بہتر بناتے ہیں۔ اس لیے تحقیقی کلچر کو فروغ دینے کے لیے ہم اداروں کو مندرجہ ذیل قدامات اٹھانے چاہئیں۔

۱۔ قومی تولیدی نیٹ ورک میں شامل ہونا یا قائم کرنا۔
۲۔ اوپن ریسرچ ورکنگ گروپ کا قیام۔
۳۔ ایک کھلا تحقیقی مقابلہ چلانا
۴۔ ایک کھلا اور شفاف ریسرچ چیمپئنز نیٹ ورک تیار کرنا۔
۵۔ تحقیقی سافٹ ویئر انجینئرنگ کے لیے تعاون تیار کرنا۔
٦۔ اور تحقیقی ڈیٹا بیس وغیرہ تک آسان رسائی کے لیے تعاون فراہم کرنا۔

THE KNOWLEDGE SCHOOL
IQBAL CAMPUS

THE KNOWLEDGE SCHOOL
IQBAL CAMPUS
Daska Road Opposite Punjab College Haji Pura Sialkot. Phone 052-3574545

انفارمیشن ٹیکنالوجی سب کے لیے

سوال: آپ حصول علم کے لئے یوٹیوب کو کس طرح استعمال کرتے ہیں؟

مقدس طارق

آج جب کہ انٹرنیٹ اور ٹیکنالوجی کا دور ہے تو کافی حد تک حصول علم اب ہر انٹرنیٹ رکھنے والے کی پہنچ میں ہے۔ آپ کو کوئی ہنر سیکھنا یا سکھانا ہے، کوئی کورس کرنا ہے، یا نصابی کتابوں کے حوالے سے کوئی کانسپٹ سمجھنا ہے تو یوٹیوب آپ کا بہترین ساتھی ثابت ہو گا۔ گو کہ وہاں ہر طرح کا مواد موجود ہے، مگر ماہرین کی طرف سے پوسٹ کیا گیا مواد آپ کو یقیناً فائدہ دیتا ہے۔ میں یوٹیوب کو اکثر کسی کورس یا لیکچر کو سننے کے لئے استعمال کرتی ہوں۔
کبھی کوئی موبائل یا لیپ ٹاپ کا مسئلہ ہو، توٹربل شوٹنگ میں بھی مدد لیتی ہوں ۔ یہاں تک کہ کبھی کسی خاص ڈش کی ترکیب میں رہنمائی درکار ہو، یوٹیوب پر مل جائے گی۔ مدد مل جاتی اسی طرح جب سے کرونا ہماری زندگیوں میں شامل ہوا ہے تو بہت سارے سیمینار، سیشنز وغیرہ بھی آن لائن ہونے لگے ہیں۔ میں نے پچھلے سال رمضان میں دورہ قرآن بھی یوٹیوب سے کیا (بہت سے علما بھی اب اس سہولت کو استعمال کرنے ہیں)۔ سو اگر ہم کچھ سیکھنا چاہیں، اور وقت نکالیں تو یوٹیوب تو ہر وقت ہمارے لئے موجود ہے۔

معظم حسین
اسسٹنٹ پروفیسر ڈیپارٹمنٹ آف کامرس یونیورسٹی آف سیالکوٹ

یوٹیوب دورِ حاضر میں سوشل میڈیا میں تفریحی و معلوماتی ویڈیوز کے لحاظ سے معلومات کیلئے ایک انتہائی مؤثر پلیٹ فارم ہے۔ اس میں سیکھنے کے لیے بھی بہت سے چینلز ہیں جو کہ مختلف ایجوکیٹر چلاتے ہیں۔ آپ گھر بیٹھے موبائل پر ویڈیوز لرننگ کے ذریعے اپنے پسندیدہ شعبے کے متعلق سیکھ اور رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ جہاں یوٹیوب سٹوڈنٹس کیلئے ہے وہیں اساتذہ بھی اس سے یکساں مفید ہو سکتے ہیں۔ یوٹیوب کے بہت سے فوائد ہیں جس میں مؤثر رہنمائی، دورِ رسائی، کم خرچ، اور آسان سیکھنے کا عمل شامل ہے۔ جہاں یوٹیوب کے بے حد فوائد ہیں وہی کچھ نقصانات بھی ہیں جیسے کہ خود نمائی، خود ساختگی مواد کا غیر مؤثر ہونا۔ انٹرنیٹ کی عدم دستیابی، اشتہارات وغیرہ شامل ہیں۔ سیکھنے کے لحاظ سے آپ کسی بھی جاننے والے استاد کی ویڈیوز دیکھ سکتے ہیں اور ویڈیوز دیکھ کر خود چینل سبسکرائب کر کے آنے والی نئی ویڈیوز کو دیکھ سکتے ہیں، سیکھنے کے عمل میں یوٹیوب کافی منفی نکات کے باوجود آج کے دور میں ایک مؤثر ویب سائٹ ہے۔

مینیجر نوید احمد
کیو۔ ایم۔ ایس اینڈ آر۔ اے / پی۔ آر۔ آر۔ سی
ڈاکٹر فرگز انٹرنیشنل

یوٹیوب، فیس بک اور دیگر ایسے ذرائع مستند علم کے حصول کا مفید ذریعہ ہیں اگر اسے حصول علم کے لیے استعمال کیا جائے حصول علم کے لیے مستند اہل علم کی صحبت اختیار کرنا ضروری ہے علم نافع ایسا علم جو فائدہ مند ہو اسے یوٹیوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے کسی بھی چیز کے متعلق معلومات درکار ہوں تو ہم یوٹیوب کا سہارا لے سکتے ہیں جہاں پر بہت مفید اور موثر مواد مل سکتا ہے مگر ایک مستند استاد سے حصولِ علم کی اپنی اہمیت و افادیت ہے یوٹیوب نہ تو کوئی درسگاہ ہے اور نہ ہی کوئی مستند استاد یہ صرف کسی چیز کے بارے میں انفارمیشن لینے کا ایک ذریعہ ہے. کرونا وبا کے اندر آن لائن لیکچر لینے کا موثر ذریعہ ثابت ہوا۔ یوٹیوب کا بہتر استعمال علم میں اضافہ کا باعث بن رہا ہے مختلف اشیاء کے متعلق جدید تحقیق بھی اس سے لی جا سکتی ہے

PERAPOLE
Perpetual Profit
Promote your Business in international market
Be a member of our fast growing portal en.perapole .com

Royalcert International Registrar

Royalcert International Registrar

Our Services

- ISO 9001:2015
- ISO 14001:2015
- ISO 22000:2018
- ISO 13485:2016
- ISO 45001: 2018
- HACCP
- HALAL
- CE MARKING

TRACK INTERNATIONAL

Track International

Our Servics

- Product Development
- Sourcing Solutions
- Capacity Development & Training
- Pre-Shipment Inspection
- Business Sustainability & Green Productivity
- Authorized Representative
- Project Management
- On Line Selling

Contact Details

WebSite: www.trackintl.com

Email : trackintl007@gmail com

Hello :00923216143574
00923006164428